رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZLQADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ۱۵ ششماہی ۸ سہ ماہی ۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ جنوری بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت بدستور ہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج کھانسی کی بہت تکلیف رہی ۔

صاحبزادی امۃ الباسط کو خدا تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے صاحبزادہ حنیف احمد اور رفیق احمد کو بخار ہے ۔ احباب دعا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی درخواست پر ان کی صاحبزادی کا نام امۃ الحی تجویز فرمایا ۔ خدا تعالےٰ مولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی طبیعت ناساز ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سُنو کہ خُدا تم سے کیا چاہتا ہے

اے سننے والو! سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا ۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا ۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا ۔ یہ خیال خام ہے ۔ کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے ۔ مگر بولتا نہیں ۔ بلکہ وہ سنتا ہے ۔ اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں ۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی ۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے ۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں ۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں ۔ وہ وہی بے مثل ہے ۔ جس کا کوئی ثانی نہیں ۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں ۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں ۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں ۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں ۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے ۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے ۔ اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے ۔ کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے ۔ اور وہ عرش پر ہے ۔ مگر نہیں کہہ سکتے ۔ کہ زمین پر نہیں ۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا ۔ اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا ۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا ۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا ۔ اور مبدأ ہے تمام فیضوں کا ۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا ۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا ۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے ۔ اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی

آج ہی اپنے وعدے ڈاک میں ڈال دیں

اگر آپ تحریک جدید کے تیسرے سال کی مالی قربانی میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر اپنے ارادے سے تا حال اطلاع نہیں دی یا اگر آپ جماعت کے سکرٹری مال ہیں۔ اور آپ کو جماعت کے احباب نے وعدے لکھوا دیئے ہیں۔ مگر آپ نے فہرست نہیں بھیجی۔ تو آپ کو یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ یہ وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ پس آپ اپنے وعدہ کی اطلاع آج ہی ڈاک میں ڈال دیں۔ اور اس کام میں ہرگز توقف نہ کریں۔ ورنہ اس تاریخ کے بعد وعدے قبول نہ کئے جائیں گے۔ اور آپ ثواب سے محروم رہ جائیں گے ؛

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

قادیان میں پولنگ کا تیسرا دن

قادیان ۲۸ جنوری پنجاب اسمبلی کے جدید انتخابات کے سلسلہ میں آج ان مرد ووٹروں کا پولنگ تھا۔ جنہیں تعلیم کی بنا پر ووٹر بننے کا حق تھا۔ پولنگ ۹ بجے شروع ہوا۔ کل ووٹ ۲۰۲ گذرے۔ جن میں ۲۰۰ جناب چودہری فتح محمد صاحب کے حق میں ۱۲ احراری نمائندہ کی تائید میں شمار کئے گئے۔ میاں بدر محی الدین صاحب کے حق میں کوئی ووٹ نہیں پڑا ؛

کل تھانہ بٹالہ صدر کی ذیل ڈلہ کے دس دیہات کا پولنگ ہوگا۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال سوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے ؛

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں ؛

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱ دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جس قدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے سوائے اسکے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور رہے

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ؛

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے ؛

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہنچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؛

(۹) خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے دے۔ کہ وُہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

(۱۰) تحریک جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ انکو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے ؛

خاکسار :- مرزا محمود احمد

درخواستہائے دعا۔ عزیزہ صالحہ بیگم اہلیہ خدا بخش صاحب جمعدار درد جگر کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں فوجی ہسپتال پونہ میں گال بلیڈر کا اپریشن ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ برکت علی لائق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لدھیانہ

(۲) سماۃ مجولی اہلیہ شیخ عبد اللہ صاحب مرحوم ہوگا عرصہ سے سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد یعقوب (۳) میرے خالو قبلہ شیخ عبد الرحمن صاحب عرصہ سے صاحب فراش ہیں بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار شیخ محمد عبد اللہ از وزیر آباد

(۴) میرا امتحان قریب ہے میری کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ کوکب از قادیان

الیکٹرک میٹر کے کرایہ میں کمی

معلوم ہوا ہے۔ کہ محکمہ الیکٹرک نے میٹر کے کرایہ میں تخفیف کر دی ہے

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح } ۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء

کو بابو عبد القدوس صاحب اوورسیر سرسہ ضلع حصار کی دختر وحیدہ قیصر کا نکاح مسمی عنایت اللہ ابن ملک محمد رمضان صاحب گجرات کے ساتھ بعوض ... محمد حسین صاحب مولوی فاضل عربی ٹیچر ہانسی حال کرنال نے بمقام سرسہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے اس رشتہ کو مبارک کرے۔

خاکسار۔ محمد یوسف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

ایک یورپین مصنّف کی رسُول پاک کے خلاف دریدہ دہنی

معزز انگریزی معاصر "مسلم ٹائمز" لنڈن نے جسے مرکز تثلیث میں کلمہ ؑ حق بلند کرنے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے محاسن وفضائل پیش کرنے کا کیا فخر حاصل ہے۔ نیو کالج آکسفورڈ کے وارڈن کی تصنیف "ہسٹری آف یورپ" کے خلاف جس میں اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہایت شرمناک بہتان طرازی کی ہے۔ پُرزور پروٹسٹ کیا ہے مصنف مذکور نے اسلام کے متعلق انتہائی بغض وعناد اور کمال تعصب کا مظاہرہ کرتے ہوئے کرۂ عالم پر بسنے والے کروڑوں نفوس کے مقدس پیشوائے اعظم کے خلاف جس رنگ میں اتہام طرازی کی ہے اور جس شوخی اور شرارت کے ساتھ اپنے ناپاک اندرونہ کی غلاظت کو اوراق پر اُگل کر رکھ دیا ہے۔ اس کو دیکھ کر کوئی شریف انسان اظہارِ تاسّف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور اس کا جو ردِّ عمل دُنیائے اسلام میں وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا بھی چنداں مشکل نہیں؛

معزز معاصر موصوف نے اس شر انگیز کتاب سے بادلِ ناخواستہ صرف ایک فقرہ نقل کیا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔:

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مصنف مذکور لکھتا ہے:۔

"وُہ ظالم۔ اور مکار۔ شہوت پرست اور جاہل تھا۔ حوصلہ جرأت اور احتساب نفسی کا مادہ اس میں مفقود تھا"

انگلستان کی ایک مشہور یونیورسٹی کے اس فردِ ناہنجار کی یاوہ گوئی کے متعلق ہم شرافت اور انسانیت کے نام سے برطانیہ کے سنجیدہ مزاج لوگوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اس شخص کا وجود آکسفورڈ کے لئے اور اس قوم کے لئے جس کا وُہ فرد ہے باعثِ صد ننگ وعار نہیں۔؟ یقیناً وہ برطانوی قوم کی ردائے شرافت پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ جو اس وقت تک دور نہیں ہو سکتا ہے۔ جب تک اس کے اس فعل شنیع کا اسے مزہ نہیں چکھایا جاتا۔ یا وُہ خود اس کے متعلق معذرت کرتا ہوا ندامت کا اظہار نہیں کرتا؛

آج اسلام کے آفتاب عالمتاب کی خیرہ کر دینے والی چمک کو جسے دورِ حاضرہ کے مصلح ومہدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور آپ کے خلفائے کرام کے کفر شکن اور باطل سوز ہاتھوں نے ایک نئی جلا دے دی ہے۔ جھُوٹ اور افترا کی خاک اڑا کر دھُندلا۔ اور غبار آلود نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی تاریکی کا فرزند اپنے بغض اور عداوت کی وجہ سے اس پر تھوکنے کی کوشش کرے گا۔ تو اس کا تھوک خود اسی کے سونہہ پر پڑیگا

اسلام پر افترا پردازی کرنے والے پادریوں کا منہ بند کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ لیکن ہم پھر آکسفورڈ کے اس مصنف کی دریدہ دہنی کی طرف برطانیہ کے متین اور سنجیدہ طبقہ کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وُہ اس کی علے الاعلان مذمت کرے اور کروڑوں انسانوں کے اس پیشوا کے خلاف جس کے نام پر اپنا سب کچھ قربان کر دینا مسلمان باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ جو دریدہ دہنی کی گئی ہے۔ اسے کتاب ہسٹری آف یورپ کے صفحات سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیں۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کی فتنہ انگیزیوں کا کلیۃً سدباب کر دیں؛

برٹش ایمپائر نے ہمیشہ یہ فخر کیا ہے کہ دُنیا کی تمام سلطنتوں کے مقابلہ میں اس کے جھنڈے کے نیچے زیادہ مسلمان آباد ہیں۔ اور اس لحاظ سے وُہ اپنے آپ کو اسلامی سلطنت قرار دیتی ہے یہ بات حکومت برطانیہ کے لئے واقعی قابل فخر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات واحساسات کی نگہداشت کی جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کو پورا کرنا بھی ضروری ہے مسلمانوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ اور اگر اور نہیں۔ تو حکومت ہند کو اس کا کافی تجربہ ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ حکومت ہند مسلمانان ہند کی ترجمانی کرتی ہُوئی حکومت برطانیہ کو توجہ دلائے۔ کہ اس ناپاک کتاب کے خلاف فوری کارروائی کی جائے تا کہ مسلمانوں میں ناراضگی۔ اور غم وغصہ کے جذبات نہ پیدا ہوں؛

چیف جسٹس آنریبل سر ڈگلس ینگ کے نصائح

عدالت عالیہ پنجاب کے چیف جسٹس آنریبل سر ڈگلس ینگ جنہوں نے اپنی انصاف پسندی کے باعث اہل صُوبہ کے دلوں میں گھر کر لیا ہے ۔۲۳ جنوری کو گورنمنٹ کالج لاہور کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر طلباء کو جو قیمتی نصائح فرمائیں۔ وُہ بلاشبہ اس قابل ہیں۔ کہ نوجوانانِ ملک ان کو پیش نظر رکھیں۔ اور ان پر عمل کریں:۔

آپ نے فرقہ پرستی کی مذمت کرتے ہُوئے طلباء سے فرمایا:۔

"آپ کو چاہیئے۔ کہ عوام کو فرقہ پرستی۔ اور ناحق کوشی کی برائیوں سے آگاہ کریں۔ اپنے کردار کو منضبط کریں۔ اور دل میں کامیابی کے حصُول کی جائز امنگ رکھتے ہُوئے اپنے ذاتی مفاد کو اپنی قوم۔ اور ملک کے مفاد کے تابع کر دیں۔ ایسا کرنے میں آپ بہت بڑی خدمت سرانجام دیں گے۔ اور اپنے نفسوں کو بچاتے ہُوئے ہندوستان کو بچانے کا باعث ہوں گے"

تقریر کے دَوران میں آپ نے ایک ایسی حقیقت کا بھی اظہار کیا۔ جو ہندوستان کی تمام اقوام کے لئے قابل توجہ ہے۔ آپ نے کہا:۔

"ہندوستان کو ایمپائر کا ایک مضبوط۔ خود مختار۔ خوشحال۔ اور خود اختیاری حکومت کا حامل دیکھنے کا مجھ سے زیادہ اور کوئی خواہشمند نہ ہوگا۔ لیکن اہل ہند کا فرض ہے۔ کہ اگر وُہ کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو اپنے گھر کی درستی کریں۔ کامل حکومت خود اختیاری فرقہ وار افتراق ومناقشت کی موجودہ کیفیت میں کوئی اچھا تحفہ ثابت نہیں ہو سکتی"؛

ہندوستانی اقوام۔ خصوصاً ہندوؤں کا فرض ہے۔ کہ وُہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ فرقہ پرستی اور تشتت وانتشار کی دلدل سے باہر نکلنے کی کوشش کریں تا ہندوستان اپنے فطری حق آزادی سے بہرہ یاب ہو؛

آزادی کے اعلان کی ضبطی

مختلف صُوبوں کی حکومتوں نے کانگرس کے مکمل آزادی کے اعلان یا حلف یوم آزادی کی تمام کاپیاں بحق ملکِ معظم قابلِ ضبط قرار دے دی ہیں۔ کانگرس کا یہ اعلان اس میٹنگ میں پڑھا گیا تھا جو ۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء کو منعقد ہوئی تھی اتنے عرصہ کے بعد ایسے وقت میں جبکہ اصلاحات کا نفاذ

جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک

تاریخ عالم اسلام کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنان دین کے ساتھ دینی جنگیں کرنی پڑیں۔ یعنے جن میں غرض دین کی حفاظت اور فتنہ کے سدباب کے سوا اور کوئی ذاتی غرض مدنظر نہ تھی۔ لیکن ان جنگوں میں بھی حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے ساتھ اعلےٰ سلوک کا وہ نمونہ دکھایا۔ جو بے نظیر ہے چنانچہ ایسے متعلق چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

(۱)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے حکم پاکر فرمایا۔ فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم یعنے جب لڑائی شروع ہونے کے بعد دشمن خود لڑائی چھوڑ دے۔ تو پھر اس سے لڑائی جاری نہ رکھو۔ اسی طرح فرمایا فلا عدوان الا علی الظالمین کہ سزا انہی کو دی جاتی ہے۔ جو ظلم کر رہے ہیں۔ لیکن جو ظلم و شرارت سے باز آجائیں۔ ان کے پچھلے قصوروں کو نظر انداز کرکے ان سے لڑنا چھوڑ دینا چاہیئے ؛

(۲)

اسی طرح اگر لڑائی کے دوران میں کوئی دشمن مسلمان ہونے کا اظہار کرے تو اس نے خواہ پہلے نقصان یا تکلیف پہونچائی ہو۔ اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ اس نے محض اپنے آپ کو موت کے زغہ میں پاکر مسلمان ہونے کا اقرار کیا ہے۔ تو اپنے ہاتھ اس جانی دشمن سے کھینچ لو۔ اور اس سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو۔ کیونکہ اس کے اظہار اسلام کے کم از کم یہ معنے ہیں۔ کہ اب وہ جنگ نہیں کرتا ؛

(۳)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو عین جنگ کے موقعہ پر بھی یہ حکم دیا کہ لڑائی میں کسی کے موتھ پر ضرب نہ لگاؤ۔ (بخاری و مسلم) عین جنگ کے موقعہ پر جبکہ دشمن نیست و نابود کر دینے کی کوشش کر رہا ہو۔ مسلمانوں کو حتی الوسع نرمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ابوداود میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ ضرب لگانے میں سب سے زیادہ نرم مسلمان کو ہونا چاہیئے۔ سبحان اللہ!

(۴)

عرب کے لوگ لڑائیوں میں وحشیانہ حرکات کیا کرتے تھے۔ مثلاً ان میں دستور تھا۔ کہ بعض اوقات لڑائی میں دشمن کے بچوں بڑھوں اور عورتوں کو قتل کر دیتے اسی طرح مثلہ جیسی قبیح رسم کا بھی ان میں رواج تھا۔ یعنے بعض اوقات نہایت بے رحمی کے ساتھ اپنے دشمن کے مقتولوں کے ہاتھ پاؤں اور ناک کان وغیرہ کاٹ دیتے۔ ابوسفیان کی بیوی نے حضرت حمزہ کا مثلہ کرکے ان کا جگر چبایا۔ پھر اسی پر بس نہ تھی۔ بلکہ دشمن کے اموال و املاک اور ان کی آبادی کو نیست و نابود کر دیا جاتا۔ اسی طرح تارک الدنیا لوگوں کو بھی تہ تیغ کیا جاتا۔ لیکن اسلام نے یہ حکم دیا کہ بشروا ولا تنفروا و یسروا ولا تعسروا کہ لوگوں کو خوشخبریاں دو اور نفرت دلانے کا طریق اختیار نہ کرو۔ ان کے لئے آسانیاں پیدا کرو۔ اور انہیں مشکلات میں مت ڈالو۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جماعت کو جب وہ جہاد پر جاتی۔ یہ نصیحت فرماتے۔ اس کے علاوہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کی وحشیانہ اور بری رسوم کو روک دیا چنانچہ آپ جب کبھی کسی فوجی دستہ کو روانہ فرماتے تو اس کو یہ ہدایات دیتے کہ اے مسلمانوں نکلو اللہ کا نام لے کر اور جہاد کرو حفاظت دین کی نیت سے مگر خیرو اور مال غنیمت میں بددیانتی نہ کرنا نہ کسی قوم سے دھوکا کرنا۔ نہ دشمنوں کے مقتولوں کا مثلہ کرنا۔ نہ بچوں عورتوں اور مذہبی لوگوں کو قتل کرنا اور نہ بہت بوڑھوں کو قتل کرنا۔ اور ملک میں اصلاح کرنا اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ خدا تعالےٰ احسان کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

(۵)

اسلام نے جنگ میں پکڑے جانے والے خونی دشمنوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا سے حکم پاکر جنگی قیدیوں کے متعلق فرمایا اما منا بعد واما فداء حجاج کے پاس ایک قیدی لایا گیا۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر بھی وہاں تھے حجاج نے ابن عمر سے کہا آپ اٹھیں اور اس قیدی کی گردن اڑا دیں۔ ابن عمر نے جواب دیا۔ کہ اس بات کا ہمیں حکم نہیں۔ اور یہی آیت پڑھی۔

پس اسلام نے یہ ایک بے نظیر نمونہ پیش کیا ہے۔ کہ دشمن قیدیوں کو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑنے کا ارشاد فرمایا۔

(۶)

جنگ سے پیشتر دشمن کو پھر ایک دفعہ شرارتوں سے باز آنے کا موقعہ دیا جاتا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی فوجی دستہ روانہ فرماتے۔ تو اسے نصیحت فرماتے کہ جب تم دشمن کے سامنے ہو۔ تو اسے تین باتوں کی طرف دعوت دو۔ سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو۔ اگر مان لیں تو ان کو ہجرت کرنے کی تحریک کرو۔ اگر وہ ہجرت قبول نہ کریں تو ان سے کہو کہ اچھا تم مسلمان رہو۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہرو۔ لیکن اگر وہ مسلمان ہونا پسند نہ کریں۔ تو ان سے کہو اپنے مذہب پر رہو لیکن مسلمانوں کی عداوت اور جنگ سے باز آجاؤ۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھی مان لیں۔ تو لڑائی سے رک جاؤ۔ ورنہ تمہیں ان سے لڑنے کی اجازت ہے۔

(۷)

جنگ کے ختم ہونے کے بعد حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دشمنوں کی لاشوں کو اپنے انتظام میں دفن کرتے۔ جیسے کہ بدر میں آپ نے کیا۔ آجکل مہذب کہلانے والی حکومتیں بھی جنگوں میں دشمنوں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتیں۔ بلکہ انکی لاشیں میدان جنگ میں پڑی رہتی ہیں ؛

(۸)

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاسوس کے قتل کو عرب کے رواج کے مطابق قائم رکھا۔ لیکن قاصد کو قتل کرنے سے سخت منع فرمایا۔ چنانچہ ایک دفعہ بعض لوگ کفار کے قاصد ہو کر آئے۔ اور انہوں نے آپ کے سامنے گستاخانہ طریق پر باتیں کیں آپ نے فرمایا تم قاصد ہو اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

(۹)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے حکم پاکر اعلان کیا۔ کہ بالمقابل کوئی دشمن فوج آجائے۔ تو اس کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے اگر اس میں سے تم قیدی پکڑنا شروع کردو تو یہ منع ہے جبتک جنگ فریقین کے درمیان نہ ہوے قیدی پکڑنا جائز نہیں

(۱۰)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگی قیدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا۔ وہ بے مثال ہے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم دس ہزار صحابہ سمیت مکہ کو جاکر فتح کرتے ہیں۔ مکہ کے زعماء تیرہ سال تک آپ کو آلام و مصائب کا نشانہ بناتے ہوتے تھے۔ آپ چاہتے تو انہیں ان کے اعمال کا مزہ چکھا دیتے۔ مگر آپ ان سے پوچھتے ہیں۔ بتاؤ میں تمہارے سلوک کے بدلہ میں تم سے کیا سلوک کروں۔ انہوں نے کہا جیسا یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان پر رحم کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اذھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم اچھا جاؤ تم اب آزاد ہو۔ اور انتقام کیا کوئی زجر اور توبیخ کا کلمہ بھی تم کو نہ کہا جائے گا۔ ناظرین! ان واقعات کو غور سے پڑھیئے اور جنگوں میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں سے جو بے نظیر اور اعلےٰ سلوک کیا ہے۔ اس کے متعلق سمجھ لیجئے۔ کہ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے ؛

خاکسار [illegible] صالح محمد [illegible] قادیان

خاتم الانبیاء اور خاتم الخلفاء کا آسان حل

جب سے غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مرکز قادیان سے قطع تعلق کیا ہے۔ اور خلافت حقہ سے مونہہ پھیرا ہے۔ اس وقت سے یہ لوگ طرح طرح کے شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں۔ اور احمدیت کی حقیقی رُوح اُن سے مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں اپنے گزشتہ عقائد سے بھی منحرف ہو رہے ہیں۔ نہ صرف اہل پیغام ہی اپنے "امیر ایدہ اللہ" کی سابقہ تحریرات کے پابند نہیں۔ بلکہ خود امیر غیر مبایعین بھی اپنی سابقہ تحریرات کے پابند نظر نہیں آتے۔ چنانچہ گزشتہ دنوں جبکہ انجمن حمایت اسلام میں ان کے اخراج کا مسئلہ در پیش تھا۔ اس وقت انہوں نے صاف الفاظ میں اعلان کیا کہ

"میری تیس سالہ ذاتی تحریریں کسی پر حجت نہیں" اور اگر "انجمن کوئی فتوےٰ دینا چاہتی ہے۔ تو موجودہ طبع شدہ عقائد کو مدنظر رکھ کر فتوےٰ دے" (پیغام صلح)

یہ دقت اہل پیغام کو کیوں پیش آئی اس لئے کہ مولوی محمد علی صاحب خود کھلے الفاظ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "پیغمبر آخر الزمان" "ہندوستان کا عظیم الشان نبی" "آخرین میں نازل ہونے والا نبی" اور "نبی فارسی الاصل" لکھ چکے تھے۔ اور چونکہ اس طرح اپنے ہاتھ کاٹ چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے آسان راہ اختیار کی۔ کہ میری تحریریں حجت نہیں۔

امیر غیر مبایعین باوجود خاتم الانبیاءؐ کے یہ معنے قبول کرنے کہ یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وُہ پُرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطے کے مل سکتی ہو" (ریویو جلد ۵ نمبر ۔ صفحہ ۱۹۰)

پھر بھی کس جرأت کے ساتھ لکھتے ہیں:۔

"امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعوےٰ بھی کذاب کا کام ہے" (نعوذ باللہ من ذالک) (النبوت فی الاسلام صفحہ ۱۱۵)

اور خاتم النبیین سے یہ مراد ہے:۔

"آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا" (النبوت فی الاسلام صفحہ ۱۱۱)

مگر جب یہ سوال اٹھایا گیا۔ کہ اگر خاتم الانبیاء سے یہ مُراد ہے۔ کہ نبوت بند ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی تو فرمایا ہے۔ کہ میں "خاتم الخلفاء" ہوں۔ تو جھٹ اہل پیغام کی طرف سے یہ ارشاد ہُوا۔ کہ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ خلافت جاری ہے۔ بلکہ خلافت کا بھی نبوت کے ساتھ خاتمہ ہو گیا ہے چنانچہ "پیغام صلح" مجریہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء صفحہ پر مرقوم ہے:۔

"اس شک میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کہ خلافت کیوں ختم ہو گئی۔ میں کہتا ہوں۔ کہ نبوت کیوں ختم ہو گئی۔ جو وجہ نبوت کے ختم ہونے کی ہو سکتی ہے۔ وُہی وجہ خلافت کے ختم ہونے کے لئے کیوں نہیں ہو سکتی"

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین کے نزدیک جس طرح نبوت ختم ہو گئی۔ اسی طرح خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

ناظرین کرام اگر خاتم الانبیاء اور خاتم الخلفاء کے یہ معنے ہیں۔ کہ نبوت اور خلافت کا یکساں خاتمہ ہے۔ تو پھر غیر مبایعین کو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تمام انعامات کے دروازے مسدود کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ جہاں حضرت احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ السلام خاتم الخلفاء ہیں۔ وہاں آپ "خاتم الاولیاء" اور "خاتم الائمہ" بھی ہیں۔ گویا جہاں نبوت اور خلافت کا خاتمہ ہے وہاں نعوذ باللہ ولایت وغیرہ مقامات کا سلسلہ بھی بند قرار دینا پڑے گا۔

اہل پیغام کو اس امر سے تو شاید انکار نہ ہوگا۔ کہ "خاتم النبیین" یا "خاتم الانبیاء" یا "لا نبی بعدی" یا "آخری نبی" ایک ہی چیز ہے۔ گو ہمیں ان کے بیان کردہ معنوں سے اختلاف ہے۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں اس قسم کے الفاظ یا اس ترکیب کا کوئی جملہ استعمال ہُوا ہو تو جو مرتبہ بیان ہوگا۔ وہی بند ماننا پڑیگا۔ چنانچہ "پیغام صلح" میں لکھا:۔

"حضرت صاحب کی کسی تحریر سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مسیح موعود آخری مجدد ہے" (پیغام صلح مجریہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری مجدد ہیں۔ تو پھر اہل پیغام کے نزدیک مجددیت کا بھی خاتمہ ہے۔ اس کو میں آگے چل کر ثابت کروں گا۔ کہ آپ کے حق میں آخری مجدد کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ مگر مجددیت کا خاتمہ مُراد نہیں۔ اب میں ذیل میں تمام خطابات کو نمبروار لکھتا ہوں۔ تا اگر کوئی سعید رُوح ہو۔ تو وُہ حق کی طرف رجُوع کرے۔

خاتم الاولیاء

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"انی علٰی مقام الختم من الولایۃ کما کان سیدی المصطفٰی علٰی مقام الختم من النبوۃ انہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی ھو منی وعلٰی عھدی" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)۔ یعنی میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔ جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور وُہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وُہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی طرح آپ کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم الاولیاء ہیں۔ اور آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ کیا اہل پیغام خاتم الانبیاء اور لا نبی بعدی کی طرح ولایت کا بھی خاتمہ کریں گے۔

خاتم المصلحین

خاتم الانبیاء اور خاتم الخلفاء کے جو معنے اہل پیغام کرتے ہیں ان کی رو سے یہ ماننا پڑے گا کہ نبوت اور خلافت دونوں بند ہیں۔ تو پھر غیر مبایعین کو اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کوئی مصلح ربانی بھی امت محمدیہ میں نہیں ہوگا۔ کیونکہ حضور فرماتے ہیں کہ "آنے والے مصلح کے لئے جو خاتم المصلحین ہے دو جوہر عطا کئے گئے ہیں" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۹) اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ آپ خاتم المصلحین ہیں۔ مگر پھر بھی فرماتے ہیں۔ کہ میرے بعد ایک "مصلح موعود" ہوگا۔ جو میرا جانشین ہوگا۔ اب غیر مبایعین کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ یا تو سمجھ لیں۔ کہ خاتم الانبیاء کے وُہ معنے نہیں۔ جو وُہ کرتے ہیں۔ اور یا پھر صلاحیت کا دروازہ بند سمجھیں۔

خاتم الائمہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ "میں یہ اشارہ ہے خاتم الائمہ کی طرف اور وُہ مہدی موعود ہے" (سر الخلافہ صفحہ ۵۶)

کیا غیر مبایعین اس بات کے لئے تیار ہیں کہ جس طرح خاتم الانبیاء کے بعد نبوت بند کرتے ہیں۔ ویسے خاتم الائمہ کے بعد امامت کا بھی خاتمہ کر دیں۔

خاتم المجددین

آخر میں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ "پیغام صلح" نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ "حضرت صاحب کی کسی تحریر سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مسیح موعود آخری مجدد ہے (۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء) مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے۔ کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳)

مولوی محمد علی صاحب بھی لکھتے ہیں: "میں یہاں صرف چند اقوال سب سے آخری مجدد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقل کرتا ہوں" (النبوت فی الاسلام صفحہ ۔) ان حوالوں کی موجودگی میں غیر مبایعین کس مونہہ سے کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم المجددین نہیں اور کیوں مجددیت کا بھی خاتمہ نہیں کرتے۔

خاتم المحدثین

آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم المحدثین بھی ہیں۔ مگر پیشتر اس کے میں حوالہ درج کروں۔ یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ بقول مولوی محمد علی صاحب محدث صدیق اور شہید کا ایک ہی مرتبہ ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں۔ "صدیق اور شہید کا مرتبہ محدث کا مرتبہ ہے" (النبوت فی الاسلام صفحہ ۱۵۰) حضرت مسیح موعود

امریکہ میں خدا تعالیٰ کی تازہ قہری تجلیات

امریکہ کی تاریخ میں غیر معمولی المناک حادثہ

خدا تعالےٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اپنے خالق و مالک کی رضا حاصل کرنے کے طریق بتاتے ہوئے خدا تعالےٰ سے اطلاع پاکر مختلف رنگوں کے عذابوں سے بھی ڈرایا ہے۔ تاکہ قبل اس کے کہ وہ نازل ہوں۔ ان سے بچنے کی کوشش کی جائے لیکن غافل اور گمراہ دنیا نے کوئی توجہ نہ کی۔ بلکہ گمراہی اور ضلالت میں بڑھتی جارہی ہے۔ اس وجہ سے وہ عذاب بھی جن کی خبریں نہایت تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دے چکے ہیں۔ پے بہ پے ایسی شکلوں میں رونما ہورہے ہیں۔ جو بالکل غیر معمولی ہیں۔ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان عذابوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ " اور کبھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی " (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵٦) چنانچہ کچھ عرصہ سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ آفات ایک ہی وقت میں زمین اور آسمان سے ہولناک صورت میں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور ہر عقلمند علی الاعلان ان کے غیر معمولی ہونے کا اعتراف کر رہا ہے۔ اس قسم کی ہولناک آفات کا نشانہ آج کل امریکہ کا ایک علاقہ بنا ہوا ہے۔ ذیل میں اس کی کچھ تفصیل دی جاتی ہے۔ ناظرین پڑھیں اور اس مصیبت کی نوعیت اور وسعت پر غور کریں کہ کس قدر غیر معمولی ہے۔ ایک ہی وقت میں آگ اور پانی کا عذاب یکجا کر دیا گیا ہے حالانکہ آگ اور پانی دو متضاد عناصر ہیں۔ نہایت ہی تباہ کن سیلاب کے ساتھ ہی آتشزدگی کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ جس کے شعلے تین تین سو فٹ بلندی تک لپٹ رہے تھے۔ چونکہ آگ اور پانی یکجا ہو چکے تھے۔ اس لئے آگ کا مقابلہ کرنے والوں نے پانی میں گھس گھس کر آگ بجھائی۔ اسی دوران میں انفلوئنزا اور نمونیہ وبائی شکل میں شروع ہو گیا۔ ان آفات کے اجتماع پر بے اختیار ہر ایک کے مونہہ سے یہ نکل رہا ہے۔ کہ " امریکہ کی تاریخ میں اس سے زیادہ المناک حادثہ کبھی پیش نہیں آیا " (واشنگٹن سے ۲۵ جنوری کا تار)

بہر حال خدا تعالیٰ کی یہ تازہ قہری تجلی جو بالکل غیر معمولی رنگ میں رونما ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ کی واضح تصدیق کر رہی ہے خوف خدا رکھنے والے ہر انسان کو لرزہ براندام کر دینے کیلئے کافی ہے ؛

سنسناٹی ۲۵ رجنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۸۸۴ء کے بعد امریکہ میں اب کے پھر خوفناک سیلاب آیا ہے جس کی وجہ سے امریکہ کی ۴۸ ریاستوں میں شدید اضطراب اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ متعدد اشخاص غرق ہو چکے ہیں اور نقصان کا اندازہ کئی لاکھ ڈالر بیان کیا جاتا ہے۔

دریائے اوہیو سیلاب کی سطح سے ۲۰ فٹ اوپر چڑھا ہوا ہے۔ دریائے اوہیو کے نواحی علاقہ میں ۲ لاکھ اشخاص بے خانماں ہو چکے ہیں۔ اسی طرح وادی مسس پی میں سینکڑوں میل رقبہ زیر آب ہے جس کی وجہ سے بے شمار لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔

سنسناٹی۔ لوئزول اور منفس میں جہاں ۲۵ لاکھ انسان آباد ہیں۔ سیلاب کی حالت روز افزوں ہے۔ خصوصاً سنسناٹی میں کئی سڑکوں پر ۱۸ فٹ پانی کھڑا ہے۔ مصیبت زدگان میں انفلوئنزا اور تپ محرقہ پھوٹ پڑا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہوا کہ کل صبح سٹینڈرڈ آئل ریفائننگ کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے سیلاب زدوں کے مصائب میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ آگ ۲½ میل طول اور ½ میل عرض تک پھیلی ہوئی تھی۔ تمام گلیاں تباہ ہو گئی ہیں سٹینڈرڈ آئل ریفائنری کے ۵۰ ہزار گیلن کے ٹینک آگ کی وجہ سے پھٹ گئے۔ صرف سٹینڈرڈ آئل کمپنی کے نقصان کا اندازہ ۱۰ لاکھ ڈالر تک ہے۔

ہنگامی صورت حالات

ہنگامی صورت حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہزار نیشنل گارڈزمین کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ان پانچ سو فوجیوں کی امداد کے لئے روانہ ہو جائیں جو وادی اوہیو میں پیرٹیا اور سنسناٹی کے درمیان متعین ہیں۔

پولیس کے افسر اعلےٰ نے آگ کو فرو کرنے کے لئے ۵۰۰ رضا کاروں کو طلب کیا ہے۔ ورک ہاؤس کے ایک سو قیدی بھی امداد کر رہے ہیں۔ آگ پر ۳½ بجے بعد دوپہر قابو پایا گیا نقصان کا اندازہ ۴۰ کروڑ ڈالر ہے حکام نے ہنگامی ضروریات کے پیش نظر ہنگامی چھٹیاں کر دی ہیں۔ اور جملہ ذرائع سے امداد طلب کی ہے۔

سیلاب کم نہیں ہوا

تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ابھی تک سیلاب میں تخفیف نہیں ہوئی بلکہ وادی اوہیو میں عام بارش کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اس وقت تک تین لاکھ اشخاص بے گھر ہو چکے ہیں۔ ان میں سے متعدد لوگ انفلوئنزا اور نمونیہ میں مبتلا ہیں۔

لوئزول کے میئر نے ایک اعلان کے ذریعہ لوگوں سے استدعا کی ہے۔ کہ دریائے اوہیو میں ۵۲ فٹ پانی چڑھ گیا ہے۔ اور سیلاب نہایت وسعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اس لئے شہر کو چھوڑ کر نکل جائیں۔ ان حالات کے پیش نظر پریذیڈنٹ روزولٹ نے مختلف محکموں کے حکام کی ایک فوری کانفرنس طلب کی۔ اور حکم دیا۔ کہ جس طرح ایام جنگ میں فوری خدمات انجام دی جاتی ہیں۔ اسی طرح آئندہ ۲۴ گھنٹوں میں تمام اداروں کی طرف سے فوری خدمات انجام دی جائیں۔ ریڈ کراس کا بیان ہے کہ موجودہ صورت حالات کا اثر عوام کی صحت پر بہت برا پڑ رہا ہے جس کی مثال امریکہ کی گذشتہ تاریخ میں نہیں ملتی۔

پانی میں آتشزدگی

۳ لاکھ کی آبادی میں سے ¾ حصہ بے خانماں ہو چکا ہے پانی کی ایک بالٹی ایک ڈالر پر فروخت ہوتی ہے چونکہ الیکٹرک سٹی فیل ہو گئی ہے۔ اس لئے تمام شہر پر تاریکی چھائی ہوئی ہے۔

اوہیو اور مسس سپی پر واقعہ شہروں کے باشندوں کو نیشنل گارڈزمین نے ۲۰۰ کشتیوں کی مدد سے نجات دلائی ہے۔ رضاکاروں نے آتشین پانی سے گزر کر جس میں پٹرول کے ٹینکوں کے پھٹ جانے کی وجہ سے آگ لگ گئی تھی۔ لکڑی کے دو مکانوں سے ۴۰ مردوں اور عورتوں کو نجات دلائی۔ فرنکورٹ میں ایک سیلاب زدہ قید خانہ سے ۱۹ قیدی موقعہ پاکر بھاگ نکلے۔ لیکن محافظوں نے فائر کر دیئے جس کے نتیجہ کے طور پر انہیں دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔

مارشل لاء کا نفاذ

گورنر نے جنوبی انڈیانا کے سیلاب زدہ علاقہ میں مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ فوجیوں نے جملہ پبلک عمارتوں پر ریلیف کے کاموں کے لئے قبضہ کر لیا ہے جیفرسن شہر کو بالکل خالی کر دیا گیا ہے۔ اہل شہر کو مال گاڑی کے ذریعہ منتقل کر دیا گیا ؛

واشنگٹن کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ امریکہ کی تاریخ میں اس قدر خوفناک سیلاب اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ سیلاب زدہ علاقہ کا رقبہ انگلستان اور ویلز کے مجموعی رقبہ سے بھی زیادہ ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک ۲۷ کروڑ ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے ؛

بوڈاپسٹ (ہنگری) کے ایک سر کردہ اخبار میں احمدی اخبارات کا ذکر

از چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز۔ بی اے ایل ایل بی۔ انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ)

تاریخ دان احباب جانتے ہیں۔ کہ ہنگری یا مجرستان کے باشندے جن کو "ماجر" کہتے ہیں۔ آج تک مشرقی تمدن اور اسلام کے خلاف لڑنے میں پیش پیش رہے ہیں۔ موزخوں نے لکھا ہے۔ کہ اگر اہل ہنگری تاتاریوں اور ترکوں کا مقابلہ نہ کرتے تو تمام یورپ کو اسلام قبول کرتے ہی بنتی۔ اب وہی قوم جو اسلام اور ترکوں کے خلاف لڑتی رہی۔ دین اسلام کیلئے بے تاب ہے۔ اور اسلام دوستی کا دم بھرتی ہے۔

ناظرین کی دلچسپی کے لئے بوڈاپسٹ (ہنگری) کے اخبار Budai Naplo کے ایک مقالہ کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معزز اخبارات "مسلم ٹائمز لنڈن" اور "سن رائز" لاہور کے سرورق کے عکسی فوٹو مع اقتباسات مضامین ۱۲ ر نومبر ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں شائع کئے ہیں اور لکھتا ہے:۔

ہنگری کے پریس میں صرف ہمارا اخبار بودا ناپلو ہی ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتا رہا ہے۔ کہ ہماری فارن ٹریفک اور آئندہ ترقی مشرق سے وابستہ ہے نہ کہ مغرب سے۔ ہم نے اسلامی دنیا کا رُخ جو کیا تو ہزار دل ہزار کوس سے صدا سنائی دیتی ہے کہ ہماری کوششیں ضائع نہیں ہوئیں۔ بلکہ یقینی کامیابی پر پہنچ رہی ہیں۔ اسلامی دنیا کی توجہ روز بروز ہمارے شہر بوڈاپسٹ کی طرف مبذول ہو رہی ہے۔ واقعی بودا مسلمانوں کے لئے قابل توجہ مقام ہے۔ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرووں کی آخری چوکی اور قلعہ ہے۔ آثار قدیمہ کی یاد مسلمانوں میں دلچسپی پیدا کرتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی تمدن کو قائم رکھنے کیلئے جو ہم نے مسجد بنوانے کی تحریک کی تھی۔ وہ مقبول عام ہو رہی ہے۔

کچھ عرصہ سے حاجی احمد ایاز خان بوڈاپسٹ میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ وہ اہل ہنگری کے بہت مداح ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ انہوں نے اسلامی دنیا کے اخبارات میں ہنگری کے متعلق بہت سے مضامین شائع کرا کر ہنگری اور اسلام کے مابین حقیقی دوستی اور خاص دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ اور ہم دلی خوشی سے ان کارہائے نمایاں کا اعتراف کرتے ہیں۔ ہمارے اخبار کی بھی اس میں عزت افزائی ہے۔ کہ ہم اسلامی خدمت کر کے مسلمانوں کی توجہ اپنے شہر کی خوبصورتی کی طرف منعطف کرانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور اہل ہنگری اب مشرق کے دلی دوست ہیں۔

ہمارے لئے انتہائی مسرت کا موقعہ ہے۔ کہ اسلامی دنیا کے انگریزی اخبارات یعنی Sunrise (Lahore) اور Muslim Times لنڈن نے طویل مضامین میں بودا ناپلو کی اسلامی خدمات کا ذکر کر کے اسلامی دنیا کی توجہ ہنگری کی طرف مبذول کرائی ہے۔ "سن رائز" کے ایک طویل مضمون کا عنوان "Budai Naplo" ہے

ایاز خاں صاحب نے یہ مضمون سپرد قلم کیا تھا۔ انہوں نے اس میں ذکر کیا ہے کہ اہل ہنگری اسلام میں بے حد دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اخبار بودا ناپلو نے اس سلسلہ میں قابل تعریف کام کیا ہے۔

اخبار "سن رائز" نے زیر عنوان "بوڈاپسٹ یورپ میں اسلامی تحریک کا مرکز ہوگا" لکھا ہے:۔

بودا کی دوبارہ فتح کی دو سو پچاس سالہ جوبلی کے وقت آج اہل ہنگری مسلمانوں کو "کافر" نہیں سمجھتے۔ بعدہٗ اخبار مذکور گل بابا کمیٹی کے احسن کام زیر قیادت Baron Sigmund Pelany اور Dr. Stephen Daley کا ذکر کرتا ہے۔ اور اخیر میں بوڈاپسٹ کی اہمیت اور ایاز خاں کے مستحکم ارادہ یعنی بوڈاپسٹ کو اشاعت احمدیت کا مرکز بنانے پر زور دیتا ہے۔ یہ اسلام کی زبردست جماعت ہے۔ اور ایاز خاں اس کا نمائندہ ہے۔

اخبار مسلم ٹائمز نے مسلمانان مشرق کی طرف سے ہنگری کے پریس اور اہل ہنگری کی اسلام دوستی اور اسلام کے پُرتپاک خیر مقدم کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ Buda Naplo نے باقی اخبارات ہنگری کے دوستانہ مضامین کے ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔

"مسلم ٹائمز" نے ایک اور مضمون "Efforts of Hungry for World Peace" میں صلح نامہ Thianon کی ناانصافیوں کا ذکر کر کے بین الاقوامی کانفرنسوں کی تقریروں کے اقتباسات بھی درج کئے ہیں اور پالیمنٹری کانفرنس Conference Inter Parliamentary جو کہ ہنگری کی کمیٹی امور خارجہ و لیگ آف نیشنز Hungarian Committee for foreign affairs and League of Nations کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ اس کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "اہل ہنگری کے نیک ارادے اور بلند ہمتی ضرور دنیا پر اثر کر کے رہیگی"۔

ہم بودا ناپلو میں بصد خوشی تبلیغ اسلام کا ذکر کرینگے۔ کیونکہ اس سے ہمارے مشرق سے روابط بڑھتے ہیں۔ اور ہم پھر زور دیتے ہیں۔ کہ یہ خوشنما حماموں اور چشموں والا شہر مشرقی تہذیب کا بھی مرکز ہونا چاہیئے۔ مغرب میں بوڈاپسٹ محض فیشن کے طور پر پسند کیا جاتا ہے۔ مگر مشرق کے کروڑوں مسلمانوں کے روحانی اور دلی تعلقات اس سے وابستہ ہیں۔ جیسا کہ اسلامی دنیا کے دو معزز اخباروں سے ظاہر ہے۔ ہمارا اخبار بودا ناپلو پہلے ہی اس خدمت میں حصہ لے رہا ہے۔

"الفضل" کا ایک مضمون کتابی شکل میں شائع کرنیکی ضرورت

روزنامہ "الفضل" میں ادارہ کی طرف سے ایک نہائت قابل قدر مضمون بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق خدا تعالےٰ کا ایک انذاری نشان مسلسل شائع ہوا ہے۔ جہاں تک میں نے کتب سلسلہ احمدیہ کا مطالعہ کیا ہے۔ میری نظر میں اس قدر جامع مضمون اس موضوع پر شائع نہیں ہوا۔ گو کئی ایک کتب جوابی طور پر مخالفین کے بالمقابل لکھی گئی ہیں۔ مگر ایسی کوئی کتاب نہیں۔ جس میں مخالف کے ہر پہلو کا جواب دیا گیا ہو۔ اگر اس مضمون کو کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تو بہت ہی مناسب ہو۔ جس طرح میں اس بات کیلئے بیقرار ہوں۔ کہ اس مضمون کی کتابی صورت میں اشاعت ضرور ہونی چاہئیے اسی طرح کئی اور لوگ بھی ہوں گے ان کی بھی خواہش ہوگی۔ کہ کتابی صورت میں ضرور شائع ہونا چاہیئے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ اس کی اس رنگ میں اشاعت کا جلد سے جلد انتظام کیا جائے ؂

سید عنائت بخاری لائل پوری

انگلستان میں سیلاب

لنڈن ۲۶ ر جنوری۔ جنوری میں بارش معمول اور اندازہ سے زیادہ ہوئی ہے۔ اور سیلاب آرہے ہیں۔ رچمنڈ کے علاقہ میں دریائے ٹیمز کی وادی زیر آب ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ تھرونڈسر کے تمام احاطہ میں پانی ہی پانی دکھائی دیتا ہے۔ ریڈنگ کے قریب کنارہ گرنے سے پانی ہی پانی جمع ہو گیا ہے۔ کینٹ سسکس

مولوی محمد علی صاحب کو یاد دہانی

ان کی ایک مبنی بر صداقت تحریر جسے وہ بھول گئے

جناب مولوی صاحب! ۱۹۰۶ء کی بات ہے۔ آپ قادیان میں تشریف رکھتے تھے۔ خدا کا پیارا مسیح موعود علیہ السلام موجود تھا۔ ہر روز روحانی اجتماعات ہوا کرتے تھے۔ اور صحابہ مسیح موعود علیہ السلام میں مائدہ ربانی تقسیم ہوتا تھا۔ نئے نئے معارف اور پاکیزہ حقائق کھلتے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کی سکینت بخش وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس لبوں سے جماعت کو سنائی جاتی تھی۔

تیس اوراق الٹ جائیے۔ اور کہئے۔ کتنا روح پرور سماں تھا! انہی دنوں کا واقعہ ہے۔ ایک ماہوار تبلیغی رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجرا ہؤا تھا۔ اس کے ایڈیٹر میرے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔ اور آپ نے ایڈیٹر کی حیثیت سے تشحیذ الاذہان کے پہلے نمبر میں چودہ صفحہ کا انٹروڈکشن لکھا تھا۔ وہ مقالہ کتنا لطیف اور کس قدر پُر معارف تھا۔ اب تو آپ شاید بغض و عناد کی وجہ سے بے لاگ رائے نہ دے سکیں۔ مگر آپ کو یاد ہوگا۔ اس وقت آپ نے ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ ۱۹۰۶ء میں اس پر ایک مبسوط تبصرہ کیا تھا۔ آپ کی یاد دہانی کے لئے اس میں سے چند سطور پیش کی جاتی ہیں۔ آپ نے لکھا۔

"اس رسالہ کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ حضرت اقدس کے صاحبزادہ ہیں اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہؤا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے۔"

مولانا! آپ نے اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین دلیل کے پیش کیا۔ خدا لگتی کہئے۔ کیا اب بھی آپ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ کیا اب بھی اس کو سلسلہ کی صداقت پر گواہ ٹھہراتے ہیں۔؟

مولوی صاحب! آپ کہہ دیں گے کہ آپ نے اس مضمون کو سیدنا محمود کی شخصیت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے دلائل کی وجہ سے مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین گواہ پیش کیا تھا۔ مگر افسوس کہ آپ اپنے ہاتھ پہلے ہی کاٹ چکے ہیں۔ آپ نے اس مضمون میں لکھا ہے۔

"میں نے اس مضمون کو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ خصوصاً اس لئے نہیں ٹھیرایا۔ کہ ان دلائل کو کوئی مخالف توڑ نہیں سکتا یہ دلائل پہلے بھی کئی دفعہ پیش ہو چکے ہیں۔ مگر اس دلیل میں جو دلیل میں سلسلہ کی صداقت پر گواہ کے طور پر اس وقت کل مخالفین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ اس مضمون کا آخری حصہ ہے۔ جس کو میں نے صاحبزادہ کے اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے اس وقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ایک خارق عادت بات ہے۔"

مولانا! خدا کے لئے غور فرمائیں کیا "دین کی ہمدردی" اور "اسلام کی حمایت" کا ایسا جوش رکھنے والا انسان جس کو خود آپ نے بھی "خارق عادت بات" کے طور پر اہل مخالفین کے سامنے پیش کیا۔ اس کی مخالفت و عناد میں آپ حق بجانب ہو سکتے ہیں۔ نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ مولانا! آپ نے اس تبصرہ میں مندرجہ ذیل سطور بھی لکھی تھیں۔

"ایک اٹھارہ برس کے نوجوان کے دل میں اس جوش اور ان امنگوں کا بھر جانا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھ کر کھیل کود کا زمانہ ہے۔ اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے پس اس کا اثر تو چاہئیے تھا گندہ ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔"

ریویو جلد ۵ ۱۹۰۶ء

مولانا اب جب کہ آپ یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دین کی خدمت نہیں کر رہے۔ بلکہ اسلام کو بگاڑ رہے ہیں۔ نیز یہ کہ آپ ان میں کسی سچے جوش اسلامی کی موجودگی کا اعتراف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر آج کوئی "سیاہ دل" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ مفتری علی اللہ کہہ کر اپنی تائید میں آپ کے یہ الفاظ پیش کرے۔ کہ "جھوٹ تو ایک گند ہے اس کا اثر تو چاہئیے تھا۔ کہ گندہ ہوتا" تو فرمائیے۔ آپ کے پاس کیا جواب ہے۔

مولانا آپ کے لئے دو ہی راہیں کھلی ہیں۔ پہلی تو یہ کہ آپ اس "سیاہ دل" کی تائید کر دیں اور کہہ دیں۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صادق نہیں اس لئے مرسل برحق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی (نعوذ باللہ) صادق نہیں۔ اور یہ کہہ کر آپ حضرت مسیح موعود کے مکذبین میں کھلم کھلا شریک ہو جائیں۔ اور دوسری یہ کہ آپ اعتراف کر لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اثر گندہ نہیں بلکہ ایسا پاک اور نورانی ہے جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی" اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیعت کر کے دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے اور حقیقی خادموں میں شامل ہو جائیں۔...

لفظ توفیٰ اور ایک ہزار روپیہ انعام

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش فرمودہ انعام کہ اگر لفظ توفّی باب تفعّل سے ہو اللہ تعالےٰ فاعل ہو۔ اور ذی روح مفعول ہو۔ تو ایسی صورت میں اس کے معنی سوائے قبض روح کے دکھانے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ غیر احمدی علماء کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تو وہ براہین احمدیہ ص۵۵۶ کا حوالہ دیکر کہتے ہیں۔ خود اس جگہ مرزا صاحب نے یاعیسیٰ انی متوفیک کے معنی اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ کئے ہیں۔ پھر تمہارا کیا حق ہے۔ کہ اس چیلنج کو پیش کرو۔

اس کے متعلق گذارش ہے کہ جس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یاعیسیٰ انی متوفیک کے معنے اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا کئے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی یہ معنی بھی کئے ہیں۔ کہ یا تجھے وفات دوں گا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایام الصلح اردو ص۱۴۹ پہ براہین کے اس حوالہ کے متعلق تحریر فرمادیا ہے۔

"اس جگہ یاد رہے کہ میں نے براہین احمدیہ میں غلطی سے توفی کے معنی ایک جگہ پورا دینے کے کئے ہیں۔ جس کو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں مگر یہ امر جائے اعتراض نہیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ وہ میری غلطی ہے۔ الہامی غلطی نہیں۔ میں بشر ہوں اور بشریت کے عوارض مثلاً جیسا کہ سہو اور نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں۔ گو میں جانتا ہوں کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالےٰ قائم نہیں رکھتا۔ مگر یہ دعوے نہیں کرتا۔ کہ میں اپنے اجتہاد میں غلطی نہیں کھا سکتا۔ خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے۔ مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے۔ کیونکہ سہو اور نسیان لازمہ بشریت ہے۔ میں نے براہین احمدیہ میں بھی یہ اعتقاد ظاہر کیا تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ پھر واپس آئیں گے۔ مگر یہ میری غلطی تھی۔ جو اس الہام کے مخالف تھی۔ جو براہین احمدیہ میں ہی لکھا گیا"

پس جب براہین احمدیہ کے ان الفاظ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تصحیح فرما چکے ہیں۔ تو پھر انہیں پیش کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں۔

خاکسار، نعمت اللہ مبلغ

اردو ریویو کے وی پی آرہے ہیں

حسب معمول ۵ فروری کا رسالہ۔ سالانہ چندہ کی وصولی کے لئے خریداران اردو ریویو آف ریلیجنز کو وی پی ہوگا۔ امید ہے کہ احباب کرام وصول فرماکر ہماری بروقت اعانت کا ثواب حاصل کریں گے۔

رسالہ ماہ جنوری میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مضمون حقائق مشحون "ضرورت مذہب" پر شائع ہوا ہے۔ اور فروری کے رسالہ میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا مضمون حضرت آدم از روئے قرآن مجید پر ہے۔ نہ صرف خریداری رسالہ قائم رکھی جائے۔ بلکہ جو اصحاب خریدار نہیں وہ نئے خریدار بن کر فائدہ حاصل کریں۔

منیجر اردو ریویو آف ریلیجنز۔ قادیان

نوجوانوں کی زندگیاں تباہ کرنیوالے پادریوں کے خلاف غصہ کا اظہار

ایک ملزم کا عدالت میں بیان

لاہور ۲۷ جنوری۔ میں پادریوں کے مال پر قبضہ کرنا یا چرانا جائز سمجھتا ہوں۔ کیونکہ انہوں نے مجھے اور میرے جیسے کئی نوجوانوں کی زندگیاں تباہ کردی ہیں"

مندرجہ بالا الفاظ ایک نوجوان (سابق عیسائی) مسلمان نے عدالت کو اپنی دکھ بھری کہانی سناتے ہوئے کہے۔ اس شخص کا چالان جس کا نام حیدر علی ہے بائیسکل کی چوری کے الزام میں خان صاحب میاں حکیم الدین مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں کیا گیا۔ عدالت نے ملزم کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا ہی تھا۔ کہ اس نے اپنی دکھ بھری کہانی سنانی شروع کردی۔

ملزم نے کہا۔ کہ میں پادریوں اور خاص طور پر انگریز پادریوں کے سخت خلاف ہوں۔ میں نے صرف انہی کی چیزیں اٹھائی ہیں۔ میں پندرہ برس کا تھا۔ کہ پادریوں کے پنجہ میں پھنس گیا۔ میرا تمام خاندان احمدی ہے۔ میں بہاولپور کا رہنے والا ہوں۔ مجھے طرح طرح کے لالچ دیکر۔ اعلیٰ تعلیم دلانے اور کئی طرح کے سبز باغ دکھا کر عیسائی بنالیا گیا۔ ۹-۱۰ سال تک میں گمراہ رہا۔ آخر کار میں عیسائیت کو ترک کرکے اپنے مذہب میں آگیا اور پادریوں کے خلاف جہاد شروع کردیا۔ میں نے کئی پھنسے ہوئے مسلمان بھائیوں کو بچایا۔ اور انہیں اور کئی پادریوں کے لڑکوں کو مسلمان بنایا۔ پادری میرے خلاف پہلے بھی مقدمہ چلا چکے ہیں۔

ملزم نے کہا۔ کہ میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے میری زندگی تباہ کی ہے۔ اگر وہ مانگنے سے کوئی چیز نہ دیں۔ تو میں جس طرح ہو اٹھا لوں۔ میں پادریوں کے مال کو اپنے لئے استعمال کرنا جائز سمجھتا ہوں۔ تمام مشہور عیسائی اور پادری میرے نام سے واقف ہیں۔ میں گناہ کرنا برا سمجھتا ہوں۔ لیکن گناہ کو چھپانا بدتر از گناہ سمجھتا ہوں۔ ایک سائیکل میں نے چوری کیا ہے۔ دوسرے کے متعلق مجھے علم نہ تھا۔ کہ یہ چوری کا ہے۔ یہ میں نے ایک پادری کے خانساماں سے مانگ کر لیا تھا۔ جو بعد میں چوری کا معلوم ہوا۔

عدالت کے سوال کے جواب میں کہا۔ کہ میری ضمانت دینے والا مسلمانوں میں کوئی نہیں ہے عدالت نے مقدمہ کی سماعت کے لئے تاریخ مقرر کردی۔

احراری لیڈروں کی گت

جالندھر ۲۷ جنوری بستی شیخ میں احرار کا انتخابی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سخت شور وشر برپا ہوا اس کے علاوہ اس میں معمولی سا تصادم بھی ہوا۔ اس اجلاس میں عطاء اللہ بخاری اور مولوی مظہر علی اظہر نے تقریریں کیں۔ مگر عوام الناس نے ان پر شدید آوازے کسے۔ اور لوگوں کا گروہ خصوصیت کے ساتھ پلیٹ فارم کی طرف بڑھنے لگا۔ عطاء اللہ کی تقریر میں بھی شدید مزاحمت کی گئی۔ سخت غل مچا۔ اور جلسہ کی کارروائی ختم کردی گئی۔

پھلوں کی کاشت

اور پھلوں کی حفاظت کے متعلق تعلیمی نصاب

پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور میں پھلوں کی کاشت اور پھلوں اور سبزیوں کو زیادہ عرصہ تک محفوظ رکھنے کے متعلق حسب ذیل نصاب جاری کئے جائینگے
(۱) پھلوں اور سبزیوں کے محفوظ رکھنے کا دس روزہ نصاب ۱۵ فروری سے ۲۴ فروری ۱۹۳۷ء تک (۲) ان اشخاص کے لئے جو پھلوں کی کاشت کا کام کرتے ہیں دو ہفتہ کا نصاب ۲۵ فروری سے ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک

دس دن کا نصاب اس نصاب کے سلسلہ میں جاری کیا جائے گا۔ جو جولائی ۱۹۳۵ء میں دو ہفتہ کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ نصاب مذکور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں اور بوتلوں میں محفوظ رکھنے۔ سبزیوں کے خشک کرنے۔ ٹماٹر کی چٹنی اور مارملیڈ تیار کرنے۔ لیموں کے رس کو محفوظ رکھنے اور پھلوں پر چینی کا شیرہ چڑھانے وغیرہ کے متعلق ہوگا۔ اس نصاب میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار امتحان میٹرکولیشن ہوگا۔ اور ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔ جو پہلے نصاب میں شامل ہو چکے ہوں۔ تاکہ وہ اپنی تعلیم کو مکمل کر سکیں۔

ہر دو نصاب میں طلبا کی ایک محدود تعداد لی جائے گی۔ پنجابی طلبا سے فیس پانچ روپیہ اور باہر کے طلبا سے دس روپیہ فی نصاب۔ طلبہ کو اپنے قیام و طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ غیر پنجابی اس صورت میں داخل کئے جائینگے جبکہ پنجابی طلبہ کافی تعداد میں داخل ہونے کے لئے نہ آئیں۔ دوسرے صوبوں اور حکومتوں کے امیدواروں کی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائیگا۔ جب تک کہ وہ حکومتوں کی وساطت سے موصول نہ ہوں۔ داخلہ کے متعلق درخواستیں پہلے نصاب کے متعلق ۷ فروری ۱۹۳۷ء تک اور دوسرے نصاب کے متعلق ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء تک پرنسپل [illegible]

چیچک کے ٹیکہ کے متعلق طبی سارٹیفکیٹ

حکومت ہند کے نافذ کردہ طریق کار کے مطابق یہ ضروری تھا۔ کہ ہندوستان میں رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنروں کی طرف سے چیچک کے ٹیکوں کے متعلق جو سارٹیفکیٹ جاری کئے جائیں۔ ان کی تصدیق بذریعہ دستخط ظہری ہونی چاہئے اس طریق کار کے خلاف ہندوستان میں ہر قسم کے پیشہ ور اطبار نے اکثر دبیشتر احتجاج کیا تھا جس کے جواب میں گورنمنٹ آف انڈیا نے اب یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ چیچک کے ٹیکہ کے متعلق سارٹیفکیٹوں پر خاص منتخب افسروں کے ظہری دستخط کئے جانے کے بارہ میں جو موجودہ ہدایات ہیں۔ ان کا اطلاق صرف ایسے مسافروں پر ہوگا جو مشرقی اور جنوبی افریقہ کے بندرگاہوں اور عراق کو جارہے ہوں۔

اس ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے پیشتر حکومت ہند نے بذریعہ اعلان مشتہر کیا تھا۔ کہ مندرجہ ذیل افسروں کے علاوہ دوسرے رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر جو سارٹیفکیٹ جاری کریں گے۔ ان پر ان افسروں میں سے کسی ایک کے ظہری دستخط ہونے ضروری ہیں۔

(۱) سول سرجن (۲) ڈسٹرکٹ یا میونسپل میڈیکل افسر صحت (۳) ڈائرکٹر یا اسسٹنٹ ڈائرکٹر صحت (۴) پورٹ ہیلتھ افسر (۵) چیف میڈیکل افسر ریلوے (۶) کوئی اور افسر جو حکومت ہند کی جانب سے مجاز ہو۔

بعد کو حکومت ہند نے سارٹیفکیٹوں کے معیاری فارم جاری کئے تھے۔ جدید فیصلہ کی رو سے ان فارموں میں ترمیم کردیجائیگی۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسماۃ باہنوں بیوہ سجادل ذات لنگا سکنہ کلری تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۷ ۲/۳۷ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۶ ۱۲/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شہاند ولد محمد یار ذات رجان پادلی چک ۲۵۵ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۲/۳۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۷ ۱۲/۳۶۔

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی خان ملک ولد فتح محمد ذات سالونہ سکنہ سرائے سالونہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷ ۲/۳۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۳ ۱۲/۳۶۔

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بوٹا ولد گیرا ذات ماچھی سکنہ کوڈالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۷ ۲/۳۷ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۶ ۱۲/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نیویارک ۲۷ر جنوری ۔ سیلاب کے متعلق تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ اس وقت تک ۳۴۵ اشخاص سیلاب میں نذر اجل ہو چکے ہیں۔ ۷ لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور ۵۰۰ ملین ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ موزولی میں ۲۰۰ اشخاص مختلف امراض کا شکار ہو گئے۔ بڑے شہروں میں سب سے زیادہ نقصان اسی شہر میں ہوا ہے۔ آگ لگی ہوئی ہے پولیس آگ کو روکنے کے لئے عمارتوں کو ڈائنامیٹ سے اڑا رہی ہے۔ نیو البنی اور جفر سین میں آدمی مکھیوں کی طرح مر رہے ہیں ریڈ کراس کے کارکنوں کا بیان ہے۔ کہ جنگ عظیم کے بعد اس سے زیادہ کام کبھی نہیں کرنا پڑا۔ پچاس طیاروں میں طبی ضرورت کی اشیاء لائی گئی ہیں۔ فوج رات دن دریائے مسی سپی کے کناروں کو مستحکم کرنے میں مصروف ہے تختوں اور ریت کی بوریوں سے استحکام کا کام لیا جا رہا ہے۔ دریائے مسی سپی کی وادی میں ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین زیر آب ہو چکی ہے۔

لنڈن ۲۷ر جنوری ۔ برطانوی یادداشت متعلقہ عدم مداخلت کا جواب حکومت جرمنی نے سفیر برطانیہ مقیم برلن کے حوالے کر دیا ہے ساتھ ہی اٹلی کا جواب بھی سفیر برطانیہ مقیم روما کو پہنچ گیا ہے۔ دونوں دستاویزوں میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی واسطے ہیں وہ تمام حکومتیں جن کا اس معاملہ سے زیادہ تعلق ہے۔ اس پر متفق ہیں۔ کہ ہسپانیہ میں والنٹیرز کے داخلہ کو روکنے کے لئے فوری کارروائی کی جائے۔ اور اصولاً اس امر کا بھی اقرار کر لیا گیا ہے۔ کہ تمام حکومتیں بیک وقت اس کارروائی کا آغاز کریں گی ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں مداخلت کی تمام بالواسطہ صورتوں پر بھی موثر اور کڑی نگرانی رکھی جائے گی۔

جنیوا ۲۷ر جنوری ۔ کل اطلاع شائع کی گئی تھی۔ کہ جنیوا میں فرانس اور ترکی کے مابین اسکندرونہ کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ منقطع ہو گئی ہے۔ کیونکہ حکومت ترکی کا اصرار ہے۔ کہ اس علاقہ میں ترکی کو سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ لیکن حکومت فرانس عربی کو سرکاری زبان بنانے پر مصر تھی۔ مگر رائیٹرز کا تازہ تار مظہر ہے۔ کہ یہ مسئلہ بخیر و خوبی طے ہو گیا ہے۔ کل شام فرانسیسی مندوبین اور ترکی مندوبین نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ترکی کو اسکندرونہ کی سرکاری زبان بنا دیا جائے۔ اور اس بات کا فیصلہ لیگ کونسل پر چھوڑ دیا جائے کہ دوسری زبان کی ترویج کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں۔

ٹانکنگ ۲۷ر جنوری ۔ معلوم ہوا ہے جاپان چین کے پانچ شمالی صوبوں کو چین سے علیحدہ کر کے چین میں اپنا ایک خاص حلقہ اثر قائم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس طرف روس بھی اس کوشش میں مصروف ہے کہ مغربی چین میں ہن سیانگ اور کین سی کے صوبوں کو چین سے بالکل علیحدہ کر کے آزاد سلطنتیں قائم کر دی جائیں۔

کراچی ۲۷ر جنوری ۔ انڈین نیشنل ایرویز کے قیام کے بعد پہلی مرتبہ اس کا ایک طیارہ جو کل کراچی سے لاہور روانہ ہوا تھا جیک آباد کے قریب گر کر پاش پاش ہو گیا۔ ہندوستانی طیارہ ران ہلاک ہو گیا ہے۔ اور ڈاک کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے۔

دہلی ۲۷ر جنوری ۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں ضمنی مطالبات کے انتیس لاکھ روپیہ کے مطالبات پیش کئے گئے جن پر رائے شماری کے بعد اجلاس گیارہ بج کر ۵۴ منٹ پر ملتوی کر دیا گیا

کوئٹہ ۲۷ر جنوری ۔ جس زمین پر گورنر کی عظیم الشان عمارتیں استوار تھیں۔ وہاں سے تمام ملبہ اٹھا لیا گیا ہے اور زمین بالکل صاف کر دی گئی ہے۔ اس جگہ مکانات تعمیر کرنے کی اجازت مارچ کے مہینے تک ہو جائے گی۔ سول لائنز کی تعمیر بھی اسی سال شروع ہو جائے گی۔ ۱۹۳۷ء میں جن سرکاری عمارتوں کی تعمیر ہوگی۔ ان کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۲۷ر جنوری ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک جلوس کے ارکان کانگرسی نعرے لگاتے ہوئے پولنگ سٹیشن کی طرف جا رہے تھے۔ کہ ان کے مخالفین نے ان پر بندوقوں سے فائر کئے۔

کلکتہ ۲۷ر جنوری ۔ پرجا پارٹی کے لیڈر مسٹر اے کے فضل الحق نے بنگال اگزیکٹو کونسل کے ممبر سر ناظم الدین کو شکست دی۔ آخر الذکر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر امیدوار کے طور پر کھڑے ہوئے تھے۔ مسٹر حق کو ۱۳۷۴۲ ووٹ ملے اور سر ناظم الدین کو ۸۰۳۰ ووٹ۔

نئی دہلی ۲۷ر جنوری ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل صبح اسمبلی کے اجلاس میں سر محمد یعقوب اسمبلی میں التوا کا سوال اٹھائیں گے۔ اور دریافت کریں گے کہ حکومت نے موجودہ سیشن کو ۲۳ر فروری کے بعد شروع کرنے کا کیوں انتظام نہیں کیا۔

جہلم ۲۷ر جنوری ۔ پنڈ دادنخان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں سرکاری خزانہ سے ۴۸۰۰ روپیہ گم ہو گیا تفصیلات کا انتظار ہے۔ اور تحقیقات شروع ہے

مراد آباد ۲۷ر جنوری ۔ "ہندوستان ٹائمز" کا تار ہے۔ کہ سٹی مجسٹریٹ مراد آباد کی عدالت میں ایک مولوی اور ایک عورت کے درمیان مقدمہ سماعت کے لئے پیش ہوا۔ مولوی نے عدالت کے سوال کے جواب میں کہا۔ اگر میں جھوٹ کہوں تو خدا کا عذاب مجھ پر نازل ہو۔ اور میں تباہ ہو جاؤں عدالت سے وہ مولوی گھر پہنچا۔ اور رات کو مر گیا۔

لاہور ۲۷ر جنوری ۔ میونسپلٹی کے محکمہ حفظان صحت کے شائع کردہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ گذشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں لاہور میں نمونیہ کی وجہ سے ڈیڑھ سو کے قریب اشخاص مر چکے ہیں۔ آج کل چھ اموات روزانہ ہو رہی ہیں۔

علی گڑھ ۲۷ر جنوری ۔ ہزایکسیلنسی سر ہیری ہیگ اور لیڈی ہیگ نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا معائنہ کیا۔ یونیورسٹی کے کورٹ نے ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں یونیورسٹی کی مالی مشکلات اور سرکاری گرانٹ میں کمی کا ذکر تھا۔

ماسکو ۲۷ر جنوری ۔ روسی ریلوں کے مینیجر کے خلاف جو مقدمہ چل رہا ہے اس میں اس نے تسلیم کیا ہے کہ اس نے ۱۹۳۴ء میں ڈیڑھ ہزار ٹرینوں کو اور ۱۹۳۵ء میں دو ہزار ٹرینوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ جاپان کے ایجنٹ نے اسے دھمکی دی تھی۔ کہ وہ اس کی ان سرگرمیوں کو ظاہر کر دے گا۔ اس پر میں نے اس کو روس کی فوجی سرگرمیوں کے متعلق اطلاع دینے کا وعدہ دے کر خاموش کیا۔ جاپانی ایجنٹ کا مطالبہ تھا کہ روسی فوجوں کی ٹرین کو آگ لگا دی جائے۔

لکھنؤ ۲۷ر جنوری ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سٹی مجسٹریٹ نے لکھنؤ میں دو ہفتوں کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرتے ہوئے لاٹھی یا دیگر اسلحہ کو جلوس یا پانچ سے زیادہ کے مجمع کی صورت میں لے کر نکلنا ممنوع قرار دیدیا ہے۔

نئی دہلی ۲۷ر جنوری ۔ آج اسمبلی میں سر کاؤس جی جہانگیر کے ایک سوال کے جواب میں سر جیمز گرگ نے کہا۔ کہ وادی خیسورہ میں قبائل کے ساتھ جنگ کے سلسلہ میں تار۔ ٹیلیفون اور محصولہ ڈاک کی صورت میں ۴۲ ہزار روپیہ خرچ ہوا

لنڈن ۲۷ر جنوری ۔ ملک معظم کی تاج پوشی کے جشن میں شامل ہونے والی ہندوستانی فوج ۶۰۰ افسروں اور سپاہیوں پر مشتمل ہوگی۔ اس میں برطانوی اور ہندوستانی دونوں شامل ہونگے۔

امرتسر ۲۷ر جنوری ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے چاندی دیسی ۵۱ روپے ۶ آنے ہے۔

لنڈن ۲۷ر جنوری ۔ آج دارالعوام میں سر سیموئل ہور نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ برطانوی بندرگاہوں کے بعض کارکنوں نے بحری جہازوں کو نقصان پہنچانے کے لئے شدید اور مسلسل کوشش کی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی